بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۲ | ۴ ماہ فتح ۱۳۲۳ ہش | ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ | ۴ دسمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے چند دنوں سے جگر کی خرابی کی علامات پائی جاتی ہیں۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت سیدہ اُمّ وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بخار اور کھانسی کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو خون کا دورہ زیادہ ہوگیا ہے۔ اور مثانہ میں درد بھی زیادہ ہے۔ احباب حضرت نواب صاحب کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے صحت یاب ہو کر اپنے صیغہ کا چارج لے لیا ہے ٭ سید ریاض الحسن صاحب آفیسر انچارج بائیلاجیکل پروڈکٹس و اسسٹنٹ ڈائرکٹر گورنمنٹ

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کی مزید تشریح

فرمایا- کل جو میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بیان کیا تھا- کہ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کے یہ معنے کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ کہ میرے رشتہ داروں سے نیک سلوک کیا جائے۔ اسی سلسلہ میں مجھے یاد آیا۔ کہ یہ بھی ایک ثبوت ان معنوں کے درست ہونے کا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد کے لئے صدقہ ہمیشہ کے لئے ممنوع قرار دیا ہے کیونکہ یہ بھی حسن سلوک کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں ایک بڑی بھاری حکمت مدنظر رکھی ہے۔ جس کو نظر انداز کر دینا کئی قسم کی خرابیوں کا پیش خیمہ بن سکتا تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات کے ساتھ لوگوں کو جو انس اور محبت ہے۔ اس کے لحاظ سے اپنی اولاد کے متعلق آپ کا اس قسم کی اجازت نہ دینا نہایت ضروری تھا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ محبت اور اخلاص کے مختلف مدارج ہوتے ہیں۔ اور کسی کو زیادہ انس ہوتا ہے اور کسی کو کم۔ مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جو لوگ بڑے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں اگر اخلاص اور محبت بھی پائی جاتی ہو۔ تو وہ اپنی محبت کے جوش میں یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مال اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلقین اور آپ کے خاندان کے افراد پر خرچ ہو۔ تو یہ ہماری عزت افزائی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بصیرت روحانی سے یہ سمجھ لیا۔ کہ اس اخلاص اور محبت کے نتیجہ میں مسلمانوں کا متمول طبقہ ہمیشہ میرے خاندان کے افراد سے ایسا سلوک کیا کرے گا۔ جو برادرانہ ہوگا۔ وہ صدقہ وخیرات کے طور پر ان کے لئے اپنے اموال خرچ نہیں کرے گا بلکہ کہے گا۔ ہماری عزت افزائی اسی میں ہے۔ کہ ہمارا مال خدا کے رسول کے عزیزوں پر خرچ ہو۔ اور ہمیں ان کی خدمت کا موقعہ ملے مگر آپ نے یہ بھی سمجھ لیا۔ کہ سارے لوگ اس طبقہ کے نہیں ہوتے۔ جو اپنے مال کو نذرانہ عقیدت کے طور پر پیش کرنے والے ہوں۔ بلکہ کئی ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو صدقہ دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ خوش ہو کر ان کی بیماری یا کسی اور مصیبت کو دور کردے ایسے لوگ صدقہ دیتے وقت دونوں کاموں کو ملا دینگے۔ یعنی یہ بھی چاہیں گے۔ کہ ان کی مصیبت ٹل جائے۔ اور صدقہ قبول ہو جائے اور یہ بھی خواہش رکھیں گے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور آپ کے خاندان کے افراد سے ان کو جو انس ہے۔ اس کا تقاضہ بھی پورا ہو جائے۔ لطیفہ مشہور ہے۔ کہ کوئی ملّا تھا۔ اس کے پاس ایک دفعہ ایک طالب علم مٹی کے برتن میں کھیر لایا اور کہنے لگا۔ میری اماں نے یہ کھیر آپ کے کھانے کے لئے بھجوائی ہے۔ ملّا کہنے لگا۔ آج تک تو تیری اماں نے کبھی کھیر نہیں بھجوائی تھی۔ آج یہ کیا خیال آگیا۔ کہ میری خاطر اس نے کھیر بھجوادی۔ وہ چونکہ چھوٹا بچہ تھا۔ زیادہ سمجھ اس میں نہیں تھی۔ کہنے لگا۔ امّی نے آج کھیر پکائی تھی۔ مگر کتّا اس میں مونہہ ڈال گیا۔ امّی کہنے لگیں جاؤ اب یہ کھیر اپنے استاد کو دے آؤ۔ ملّا کو بڑا غصہ آیا۔ کہ جس کھیر میں کتّا مونہہ ڈال گیا تھا۔ وہ اس نے میرے لئے بھجوا دی ہے۔ چنانچہ اس نے غصہ میں مٹی کا برتن اٹھا کر پھینکا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ بچہ یہ دیکھ کر رونے لگ گیا۔ ملّا کہنے لگا۔ تو روتا کیوں ہے۔ اگر میں نے کھیر نہیں کھائی۔ تو اس میں تیرا کیا حرج ہوگیا۔ وہ کہنے لگا۔ یہ برتن وہ تھا۔ جس میں ننھا پاخانہ پھرا کرتا تھا۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ اب امّی مجھے خفا ہونگی۔ کہ تو برتن کیوں نہیں لایا۔ تو چونکہ ایک طبقہ ایسے لوگوں کا بھی ہوتا ہے۔ جو ایک ہی ٹھیکر سے دو شکار کرنا چاہتے ہیں۔ اسلئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال کیا۔ کہ اگر یہ اجازت دیدی گئی۔ کہ میرے خاندان کے افراد صدقہ کھا سکتے ہیں۔ تو آئندہ تمام صدقہ دینے والے سادات کو ہی صدقہ دیا کرینگے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے اس طرح صدقہ بھی قبول ہوجاتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افرادِ خاندان کے ساتھ حسن سلوک بھی ہو جاتا ہے۔ باقی دُنیا کے غربا اس سے محروم رہ جائیں گے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کو دیکھ کر کہ اگر میں نے اس امر کو نہ روکا۔ تو سارے صدقے ہماری اولاد ہی کھا جائیگی۔ اور باقی غربا مدد سے محروم ہو جائیں گے اپنی اولاد کے لئے صدقہ ممنوع قرار دے دیا۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی سمجھا۔ کہ اگر میری اولاد کو صدقہ ملتا رہا۔ تو رفتہ رفتہ ان میں دنائت اور کمینگی پیدا ہو جائے گی۔ اور اعلےٰ اخلاق سے وہ محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ صدقہ ہاتھ کی ایک میل ہے۔ جس کا کھانا اضطرار کی حالت میں ہی جائز ہو سکتا ہے۔ اس کے بغیر نہیں۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد کو صدقہ کھانے سے روک کر ایک طرف تو غربا کے حقوق کا خیال رکھا۔ اور دوسری طرف ان میں دنائت پیدا ہونے کے امکانات کا ہمیشہ کے لئے سدّباب فرما دیا۔

میں نے اُمّ طاہر کی وفات کے چند دن بعد رؤیا میں دیکھا۔ کہ اماں جان کے دالان میں ایک تخت پوش پر ہمارے سب بچے بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ کہ اتنے میں بیت الدعا کے نیچے سے اُمّ طاہر آئی ہیں۔ اور کہتی ہیں میری اولاد کو کوئی صدقہ نہ کھلائے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

اِس رویا سے میرا ذہن اس امر کی طرف منتقل ہوا۔ کہ گو صدقہ صرف سادات کے لئے منع کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کوئی اور خاندان بھی اس امر کا اہتمام کرے اور تعہد کرے کہ وہ کبھی صدقہ نہیں کھائے گا۔ تو یہ ایک مستحسن امر ہے تاکہ دوسرے غرباء کے لئے امداد کا راستہ کھلا رہے۔ میں نے سوچا کہ ام طاہر کا یہ کہنا کہ میری اولاد کو کوئی صدقہ نہ کھلائے اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے۔ تو لوگ جذباتِ رحم کے ماتحت اس کے بچوں کی مدد کردیا کرتے ہیں۔ اور مجھے بتایا گیا کہ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہی ہے ہمیں بچوں کے اندر وقار پیدا کرنا چاہئے۔ اور اس قسم کی امداد کو قطعاً برداشت نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ جذبہ امداد رحم کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ محبت کے نتیجہ میں پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ جذبہ محبت کا نتیجہ ہوتا۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے یہ جذبہ کہاں تھا۔ جب پہلے نہیں تھا۔ اور ماں یا باپ کی وفات کے بعد بچوں کے متعلق لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا تو یہ صدقہ ہی کہلائیگا۔ چاہے ظاہر میں اس کا نام وہ صدقہ نہ رکھیں کیونکہ اس کا باعث رحم ہوتا ہے۔ محبت اس کا باعث نہیں ہوتی۔ چنانچہ میں نے بچوں کو سمجھا دیا کہ اگر کوئی شخص تمہیں اس طرح امداد دے تو تمہیں اس سے بچنا چاہئے اور تمہیں اس امداد کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ صدقہ ہے۔ اور تمہاری والدہ نے تمہیں صدقہ کھانے سے منع کیا ہے۔ دوسری طرف میرے دل میں یہ بھی خیال آیا کہ اگر کوئی اور خاندان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے مطابق یہ فیصلہ کرلے کہ وہ کبھی صدقہ قبول نہیں کرے گا۔ چاہے اُس پر کتنی ہی مشکلات کیوں نہ آئیں تو اس سے نہ صرف اُس خاندان کے اخلاق پر ایک گہرا اثر پڑے گا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ لوگ اس صدقہ میں حصّہ دار سمجھے جائیں گے۔ جو اُن کے اس عہد کی وجہ سے دوسرے غرباء کو ملے گا۔ اور جس طرح غرباء کو صدقہ دینے والوں کو ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح ان کو صدقہ نہ کھانے کا عہد کرکے ثواب ملے گا۔ کیونکہ اِن کے صدقہ قبول نہ کرنے کی وجہ سے بعض اور غرباء کی امداد کا رستہ کھل جائے گا۔ پس اگر وہ کسی وقت غریب بھی ہوجائیں۔ تب بھی اللہ تعالےٰ کے حضور وہ صدقہ کے ثواب میں شریک ہونگے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی شخص دس روپے بانٹنا چاہے۔ اور مقام الف سے لیکر مقام یا ہ تک اُس کے سامنے کئی لوگ کھڑے ہوں تو مقام یار پر جو شخص کھڑا ہے۔ وہ اگر صدقہ لینے سے انکار کردے گا تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ اس کا حصہ پھر باقی لوگوں میں تقسیم ہوگا۔ پس گو اُس نے صدقہ قبول کرنے سے صرف انکار ہی کیا ہوگا۔ مگر چونکہ اس کے ایک حصہ کو چھوڑنے کی وجہ سے دوسروں کو زیادہ امداد حاصل ہوجائیگی۔ اس لئے وہ ایسا ہی سمجھا جائے گا۔ جیسے اُس نے خود اپنی طرف سے دوسروں کو صدقہ دیا۔

پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کو دیکھتے ہوئے کہ میری اولاد کے لئے صدقہ حرام ہے یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ الا المودۃ فی القربیٰ کے معنے یہ کئے جائیں کہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام سلوک تو الگ رہا۔ غرباء کے لئے شریعت نے جو حق مقرر کیا تھا اُس کے قبول کرنے سے بھی اپنے رشتہ داروں کو ہمیشہ کے لئے محروم کردیا۔ کیونکہ آپ نے سمجھا کہ یہ اجازت اور غرباء کے حقوق کو تلف کرنے والی ہوگی جب بھی دو غریب اُن کے سامنے آئیں گے ایک سادات سے تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور ایک غیر سادات سے تعلق رکھنے والا تو وہ سیّد کو ہی صدقہ دیں گے اور ظاہر یہ کریں گے کہ ہم اُس محبت کی وجہ سے یہ دے رہے ہیں جو ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے ہے۔ گویا وہ دو شکار ایک پتھر سے کرنا چاہیں گے۔ پس آپ نے فرمایا۔ تم اور لوگوں کا حق قائم کرنے کے لئے اپنے اوپر صدقہ حرام کرلو تاکہ وہ تمہاری بجائے اور لوگوں کو مل جائے اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور تم ایسے ہی سمجھے جاؤ گویا تم نے اپنی طرف سے غرباء کی امداد کے لئے صدقہ دیا ہے۔

غرباء کو کھانا کھلانے کا ثواب

عرض کیا گیا کہ کیا غرباء کو کھانا کھلانے کا ثواب مردہ کو پہنچتا ہے۔ حضور نے فرمایا روٹی کھلانے کا ثواب تو اسی شخص کو ملیگا۔ جس نے غرباء کو روٹی کھلائی ہے۔ مگر چونکہ اُس نے غرباء سے ایک نیک سلوک کیا ہوگا۔ اس لئے یہ نیک سلوک ایک عملی دعا ہوجائے گی۔ جس کے بدلہ میں اللہ تعالےٰ مرنے والے سے نیک سلوک کرے گا۔ ورنہ ثواب مُردہ کے نام نہیں لکھا جاتا۔ ثواب اسی کو ملتا ہے۔ جو روٹی کھلاتا ہے۔

واتخذوا من مقام ابراھیم کا مطلب

عرض کیا گیا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّیٰ۔

حضور نے فرمایا۔ اس آیت کا یہی مطلب ہے۔ کہ ابراہیمؑ نے جس مقام پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی۔ تم بھی اسی مقام پر کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر آپ مقام ابراہیمؑ سے مراد غالباً جسمانی مقام سمجھتے ہیں حالانکہ ابراہیمؑ کا مقام وہ مقام اخلاص اور مقام تقویٰ تھا جس پر کھڑے ہوکر انہوں نے اللہ تعالےٰ کو دیکھا گویا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تم بھی اسی طرح اللہ تعالےٰ سے محبت کرو اور اسی رنگ میں دین کے لئے قربانیاں بجالاؤ جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالےٰ سے محبت کی اور جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالےٰ کے لئے قربانیاں کیں۔ اسی امر کی طرف ایک دوسری جگہ ان الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ فبھداھم اقتدہ یعنی جس اخلاص اور جس شوق اور جس محبت سے پہلے انبیاء نے اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھنے کی کوشش کی۔ اسی رنگ میں تم بھی کوشش کرو۔ پس یہاں مقام ابراہیمؑ سے مراد کوئی جسمانی مقام نہیں بلکہ روحانی مقام مراد ہے۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں تم نے میرے مقام کو نہیں جانا۔ اب اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے تو دوسرا شخص یہ نہیں کرتا کہ اسے دھکا دیکر پرے پھینک دے اور کہے کہ تم جس مقام پر کھڑے تھے۔ وہ تو میں نے دیکھ لیا۔ ہمیشہ ایسے الفاظ سے درجہ کی بلندی مراد ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ کی صحت کیلئے دعا کی جائے

قادیان ۳ر ماہ فتح۔ حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے قدرے فرق پڑا ہے۔ کل کی نسبت طبیعت بحال معلوم ہوتی ہے کئی راتوں سے نیند نہ آتی تھی۔ آج نیند آگئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کہ احباب جماعت انکی صحت کیلئے دعا کریں۔ آپ حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ مرحومہ مغفورہ والی بیماری سے علیل ہیں +

مسجد مبارک کے نو تعمیر حصہ کا افتتاح

قادیان ۲ر ماہ فتح۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد مبارک کے توسیع شدہ حصہ کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ اور اب مسجد کی عمارت نہایت شاندار اور پہلے کی نسبت دوگنی سے بھی زیادہ وسیع بن گئی ہے۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے محراب میں نماز ظہر پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ نماز کے بعد تین اصحاب نے بیعت کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس وانخذوا من مقام ابراھیم مصلی کے معنے یہی ہیں۔ کہ ابراہیمؑ نے جس اخلاص اور جس محبت اور جس تقویٰ اور جس انابت الی اللہ سے نیکیوں میں حصہ لیا تھا۔ تم بھی اسی مقام پر کھڑے ہو کر ان نیکیوں میں حصہ لو۔ تا کہ تمہیں بھی ابراہیمی مقام حاصل ہو؛

حجر اسود کا ذکر حدیثوں میں

عرض کیا گیا کہ حدیثوں میں آتا ہے۔ حجر اسود جب آسمان سے اترا۔ تو وہ سفید تھا۔ مگر بعد میں لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

حضور نے فرمایا حجر اسود سے مراد پتھر ہی نہیں۔ بلکہ کئی آدمی بھی حجر اسود ہوتے ہیں۔ جو آسمان سے نازل ہوتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی الہام ہے:

یکے پائے من بوسید و من گفتم کہ حجر اسود منم (تذکرہ صفحہ ۳۷۳)

پس کئی آدمی بھی حجر اسود ہوتے ہیں۔ اور وہ بالکل سفید یعنی پاکیزہ اور نورانی ہوتے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ قوم گناہوں میں مبتلا ہو کر ان کی طرف ایسے عیوب منسوب کر دیتی ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ وہ پہلے انسان بھی نہیں تھے۔ حضرت رام چندر کو دیکھ لو۔ حضرت کرشن کو دیکھ لو۔ حضرت مسیح کو دیکھ لو۔ ان کی زندگی کے حالات متبعین نے ایسی شکل میں بدل دیئے ہیں۔ کہ سنکر حیرت ہوتی ہے حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بے عیب زندگی لے کر آئے تھے۔ مگر چونکہ لوگ گنہگار ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے اپنے گناہوں اور اپنے دل کی تاریکی کی وجہ سے انبیاء کو بھی گنہگار سمجھ لیا۔ جیسے آئینہ میں انسان کو اپنی شکل نظر آتی ہے۔ اسی طرح انبیاء کے آئینہ میں انہوں نے اپنی گندی شکل دیکھی۔ مگر اسے منسوب انبیاء کی طرف کر دیا۔ مثلاً حضرت کرشن کے متعلق ہی کہتے ہیں کہ انہوں نے مکھن چرایا یا ان کی گوپیوں کے متعلق کئی قسم کے لغو قصے بیان کئے جاتے ہیں۔ یہی وہ حجر اسود ہیں۔ جن کو گناہوں کی وجہ سے لوگوں نے کالا کر دیا ہے۔

اسود کے معنی

عرض کیا گیا کہ اسود کے کیا معنی ہوئے فرمایا اسود کے معنے ضروری نہیں کہ سیاہ کے ہی ہوں۔ اسود کے معنے سردار کے بھی ہوتے ہیں۔

سبح للہ اور یسبح للہ میں فرق

عرض کیا گیا کہ سورۂ صف کو سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض سے شروع کیا گیا ہے۔ اور سورۂ جمعہ کو یسبح للہ ما فی السموات وما فی الارض سے اس میں کیا حکمت ہے؟

حضور نے فرمایا۔ قرآن کریم میں جس جگہ سبح للہ آئے گا۔ وہاں ایسے واقعات کی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ کرے گا۔ جو ماضی کی تسبیح پر دلالت کرتے ہوں گے۔ اور جہاں یسبح للہ آئے گا وہاں ایسے واقعات کی طرف اشارہ ہوگا۔ جو مستقبل کی تسبیح کے ساتھ تعلق رکھتے ہونگے۔ قرآن کریم میں یہ دونوں قسم کے مضامین بیان کئے گئے ہیں۔ جہاں ماضی پر زور دینا مقصود ہوتا ہے۔ وہاں سبح کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ اور جہاں مستقبل پر زور دینا مقصود ہوتا ہے۔ وہاں یسبح کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ سورہ صف میں بیشک ایک پیشگوئی کی گئی ہے۔ مگر اس کی بنیاد ماضی کے واقعات پر رکھی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اس سابق تسبیح کے ثبوت میں فلاں ظاہر ہونے والا واقعہ بطور دلیل پیش کیا جائے گا۔ اور سورہ جمعہ [illegible] کا آغاز یسبح للہ سے ہوتا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آئندہ جو مسیح آئے گا۔ وہ اس طرح اسلام کی صداقت ثابت کرے گا کہ پھر خدا کی تسبیح دنیا میں قائم ہو جائے گی؛

پس چونکہ یہ پیشگوئی آئندہ زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ اس لئے اس سورۃ کا آغاز یسبح للہ سے کیا گیا؛

سلسلہ احمدیہ تعلیم و تلقین

اسمہ احمد کی پیشگوئی کے متعلق اعتراضات کے جوابات

از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری

(۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶ پر اسمہ احمد کی پیشگوئی کا اپنے تئیں مصداق قرار دیتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے۔

”اس آیت کے یہی معنے ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمد ہے۔ جب مبعوث ہوگا۔ تو اس وقت وہ نبی جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہے۔ اس مجازی احمد کے پیرایہ میں ہو کر اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائے گا۔“

مولوی محمد علی صاحب ان الفاظ سے یہ مغالطہ دیتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو اس پیشگوئی کے حقیقی مصداق ہیں۔ اور مسیح موعود علیہ السلام مجازی مصداق ہیں۔ مگر اس کی حقیقت یہ ہے۔ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں پیشگوئی کا مجازی مصداق یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیشگوئی کا حقیقی مصداق نہیں کہا۔ بلکہ یہ بتایا ہے۔ کہ اس آیت کے معنے یہی ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی مجازی احمد کے متعلق ہی ہے۔ مگر جب وہ مجازی احمد مبعوث ہوگا۔ تو اس کی بعثت اس طرح ہوگی کہ حقیقی احمد جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ خود مجازی احمد کے پیرایہ میں اپنی جمالی تجلی ظاہر فرمائیں گے۔ پس یہاں آپ نے اپنے تئیں مجازی احمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل ضرور قرار دیا ہے۔ مگر پیشگوئی کو مجازی احمد کے لئے مخصوص قرار دیا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کمالات مجازی ہیں۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفاد ہیں پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا احمد ہونا بھی آپ سے مستفاد ہے۔ اور اس طرح آپ مجازی احمد ہیں مگر سوال یہ ہے کہ یہ پیشگوئی بلحاظ اپنے اتم اور اکمل ظہور کے مسیح موعود سے تعلق رکھتی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ ہیں یا بعثت اولیٰ سے یہ بات آگے چل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کر دی ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کی اسمہ احمد والی پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کی نسبت ہے۔ جو ہزار ششم پر ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے مقدر تھی۔ اور اسی وقت اسمہ احمد کی تجلی کا اکمل اور اتم ظہور بلحاظ تکمیل اشاعت ہدایت مقدر تھا۔

ناظرین کرام یہ باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھنے والا تو قبول کرے گا۔ مگر غیر احمدی لوگ جو بات بات پر اڑ بیٹھتے ہیں۔ اور شبہات ان کے سد راہ ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ان دلائل کا تسلیم کرنا آسان کام نہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ان کی اصلاح کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی سامان مقدر ہوتا۔ چنانچہ ان کے لئے قرآن مجید سے وضاحت کے ساتھ اس پیشگوئی کے متعلق دلائل جمع کرنے کا کام اللہ تعالےٰ نے حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ وادام شموس طالعہ سے لیا۔ اور آپ نے غیر احمدیوں پر بھی بات بات میں شک کرنے والے غیر مبائعین پر بھی اپنی طرف سے حجت پوری کر دی اور اپنے لیکچر انوار خلافت میں قرآنی آیات کی روشنی میں بھی اس پیشگوئی کو وضاحت سے پیش کیا۔

دلیل

ان میں ایک دلیل قرآن مجید کی آیت ومن اظلم ممن افترى على الله الكذب وهو يدعى الى الاسلام ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی تفسیر میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس آیت میں اسمہ احمد کے مصداق رسول کی پیشگوئی کے ذکر کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ اگر یہ رسول جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ مفتری علی اللہ ہو۔ تو پھر اظلم ہونے کی وجہ سے تباہ و برباد کیوں نہیں ہو جاتا۔ خصوصاً ایسی حالت میں جب وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو یعنی ایسے زمانہ میں آئیگا۔ جبکہ اسلام کا مذہب وجود میں آچکا ہوا ہوگا۔ اور لوگ اسے کہیں گے کہ تو کیوں کافر ہوا جاتا ہے اور اسلام سے مونہہ موڑتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یدعیٰ الی الاسلام کہکر اس احمد رسول کی بعثت کے زمانہ کی ایک حد تک تعیین کردی ہے۔ اس جگہ من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ سے کفر مراد نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ان کی طرف سے کوئی دعوےٰ مذکور نہیں۔ بلکہ قالو ھذا ساحر مبین کے الفاظ میں انکار مذکور ہے۔ اور اگر اسے دعویٰ بھی سمجھا جائے تو اسے انہوں نے اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب نہیں کیا کہ افتریٰ علی اللہ قرار پائے۔

اعتراض ششم

مولوی محمد علی صاحب نے اس استدلال پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اس جگہ من اظلم ممن افتریٰ الخ کی آیت میں مشرکین مکہ عیسائی۔ اور عرب کے کاہن مراد ہیں۔ پھر مشرکین مکہ اور عیسائیوں کا افتریٰ علی اللہ ثابت کرنے کے لئے آپ نے بعض آیات قرآنیہ پیش کرکے لکھا ہے۔ "پھر جب تینوں قومیں موجود ہیں جو اسلام کی طرف بلائی جاتی ہیں اور وہ تینوں افتریٰ علی اللہ کرتی ہیں تو اگر یہ نشان ہے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوقت میں پورا ہوگیا۔"

(رسالہ احمد مجتبےٰ صـ۳۱)

الجواب

اس کے جواب میں واضح رہے۔ کہ کاہنوں کے مفتری علی اللہ ہونے کا تو مولوی صاحب نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ ان کے متعلق صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ "وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہلاکت کی پیشگوئیاں کرتے تھے"۔

(رسالہ مذکور صـ۳۱)

سب اس کا ثبوت چاہئے کہ وہ پیشگوئیاں اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرکے کرتے تھے۔ تب ان کی پیشگوئیاں افتریٰ علی اللہ قرار پاسکتی ہیں۔ ورنہ محض افترا ہوں گی نہ کہ افتریٰ علی اللہ مگر اس کا ثبوت رسالہ احمد مجتبےٰ میں ندارد ہے۔

عیسائیوں کے متعلق جو آیات پیش کی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ وینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولداً ما لھم بہ من علم ولا لآبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً۔ مگر اس آیت میں انہیں کاذب تو کہا گیا ہے مگر مفتری علی اللہ نہیں کہا گیا۔ اور ہر کذب افتریٰ علی اللہ نہیں ہوتا۔ پھر دوسری آیات تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ان دعوا للرحمٰن ولداً۔ اور الا انھم من افکھم لیقولون ولد اللہ پیش کی ہیں۔ ان میں ان کے عقیدہ کی شناعت اور اس کا افک ہونا تو پیش کیا گیا ہے۔ مگر اسے افتریٰ علی اللہ ان ہر دو آیتوں میں نہیں کہا گیا۔

پھر ءاانت قلت للناس الخ امر ثانی کو پیش کیا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام سے عیسائیوں کے عقیدہ کی تعلیم کی برأت کرائی گئی ہے۔ یہ درست ہے مگر اس میں کہاں لکھا ہے۔ کہ وہ مفتری علی اللہ ہیں۔ ہاں اس آیت سے ان کے مفتری علی المسیح ہونیکے متعلق استدلال ہوسکتا ہے۔ پھر ومن یشرک باللہ فقد افتریٰ اثما مبیناً میں بیشک مشرکوں کو مفتری قرار دیا گیا۔ مگر مفتری علی اللہ تو نہیں کہا گیا۔ محض مفتری ہونا اور بات اور مفتری علی اللہ ہونا شے دیگر۔ اسیطرح کذالک زین لکثیر من المشرکین قتل اولادھم.... فذرھم وما یفترون میں بھی انہیں مفتری کہا گیا ہے۔ نہ مفتری علی اللہ۔

یہ ہیں وہ دلائل جو مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ ہاں والانعام لا یذکرون اسم اللہ علیھا افتراء علیہ۔ وحرموا ما رزقھم اللہ افتراء علی اللہ اور ام کنتم شھداء اذ وصّٰکم اللہ بھذا فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً لیضل الناس بغیر علم کی ہر سہ آیات میں ضرور مشرکین کو مفتری علی اللہ کہا ہے۔ مگر کیا بالفرض یہ ثابت ہوجانے سے کہ مشرکین یا عیسائی یا کاہن مفتری علی اللہ تھے یہ ثابت ہوگیا۔ کہ زیر بحث آیت یدعیٰ الی الاسلام والی میں یہی لوگ مراد ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس قسم کی آیات مخفی نہ تھیں۔ اس لئے ان سے جو استدلال مولوی محمد علی صاحب یا غیر احمدی کرسکتے تھے اس کا جواب آپ نے پہلے سے ہی اپنی تقریر انوار خلافت میں دے رکھا ہے جسکو مولوی محمد علی صاحب اور کسی غیر احمدی معترض نے چھوا تک نہیں۔ آپ نے فرمایا تھا۔

"قرآن کریم میں کسی ایک جگہ بھی منکر کی نسبت مفتری علی اللہ کا لفظ نہیں آیا بلکہ جب یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تو پہلے ان کا دعوےٰ بیان کیا ہے۔ غرض افتریٰ علی اللہ کے یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں یہ کوئی مدعی ہے۔ اب ہم ان آیات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان میں کفار کا کوئی دعویٰ ایسا بیان نہیں جو وہ خدا تعالیٰ کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا انکار بیان ہے اور منکر کی نسبت مفتری علی اللہ نہیں کہتے۔"

(انوار خلافت صـ۴۳)

پس جو آیتیں مشرکین کے مفتری علی اللہ ہونے کے متعلق مولوی صاحب نے پیش کی ہیں ان میں ان کا دعوےٰ بھی مذکور ہے۔ اگر اس آیت زیر بحث میں بھی مشرکوں کا کوئی دعوےٰ مذکور ہوتا تب مولوی محمد علی صاحب کہہ سکتے تھے۔ کہ انہوں نے استدلال توڑ دکھایا ہے۔ پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا استدلال اپنی پوری قوت کے ساتھ مضبوط چٹان پر قائم ہے۔ جسے مولوی صاحب ہلا نہیں سکے۔

دلیل

قرآن کریم سے اس پیشگوئی کے مسیح موعود کے متعلق ہونے کا ایک ثبوت یا قرینہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کی بعد کی آیت یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم کو پیش کیا۔ کہ لوگ ارادہ کریں گے۔ کہ اللہ کے نور کو منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اور فرمایا کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس رسول کے وقت کے لوگ اس کے سلسلہ کو مونہوں سے مٹانا چاہیں گے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے حالات ہمیں بتا رہے ہیں کہ آپ کے سلسلہ کو منہ سے نہیں بلکہ تلوار سے مٹانے کی کوشش کی گئی۔

(انوار خلافت صـ۴۵)

پس یہی زمانہ جبکہ لوگوں کے ہاتھ سے تلوار چھین لی گئی ہے۔ اور صرف منہ کی لڑائی رہ گئی ہے۔ وہ زمانہ ہوسکتا ہے جس کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ تو وہ تھا۔ کہ تلواروں سے مسلمانوں کو بھیڑ اور بکریوں کی طرح ذبح کیا گیا۔

(انوار خلافت صـ۴۵)

اعتراض ہفتم

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں فرقان حمید دین اسلام کو ہی اللہ کا نور کہتا ہے۔.. اس مناسبت سے اس کے خلاف کوششوں کا ذکر منہ کی پھونکوں کے الفاظ سے ہی ہوسکتا تھا۔... علاوہ ازیں اللہ تعالےٰ نے ان کوششوں کو حقیر اور ذلیل بھی ٹھہرایا ہے۔ کہ وہ منہ کی پھونکوں سے کچھ بڑھ کر نہیں۔ (احمد مجتبےٰ صـ۳۲)

الجواب

بات تو مولوی صاحب نے خوب دلفریب بنانے کی کوشش کی ہے۔ مگر افسوس کہ وہ یہ نہ جانتے تھے کہ یہ تفسیر پیش کرکے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مخالفت ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت بھی کر رہا ہوں۔ جو حکم و عدل ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ صـ۳۰ میں یہ آیت لکھ کر فرماتے ہیں۔

"اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودہویں صدی میں پیدا ہوگا۔"

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک اس آیت کا تعلق پہلی صدی سے ہے۔ جبکہ قرآن مجید کے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔ جس کو وہ منہ کی پھونکوں سے اس لئے تعبیر کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک اس جگہ نور سے مراد قرآن مجید ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے برخلاف اس آیت کو صریح طور پر چودھویں صدی یعنی مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق قرار دیتے ہیں۔

دلیل

قرآن مجید سے ایک دلیل اور قرینہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے عقیدہ کی تائید میں اس آیت کے اگلے حصے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون کو پیش کیا ہے۔ اور فرمایا گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر شریعت کامل کردی گئی مگر اتمام نور آپ کے وقت معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ وہ امت کس طرح گمراہ ہوسکتی ہے جس کے ابتدا میں میں اور آخر میں مسیح ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمنان اسلام کے حملوں سے کامل نجات اسی وقت مسلمانوں کو ہوگی جبکہ دوسری طرف مسیح موعود کی دیوار کھینچ دی جائیگی۔

(انوار خلافت صـ۴۶)

اعتراض ہشتم

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں۔ اس قدر جرأت کا کلمہ منہ سے نکالنے کے باوجود ایک حدیث بھی نقل نہ کی جسمیں یہ لکھا ہو کہ اتمام نور مسیح موعود کے وقت میں ہوگا۔... یہ کہنا کہ اتمام نور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں نہیں ہوا۔ سخت جرأت ہے۔

الجواب

حدیث تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود پیش فرما دی ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا استدلال بھی بڑا لطیف ہے۔ کہ امت کے آخری حصہ کو ہلاکت سے مسیح موعود علیہ السلام کا نجات دلانا اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ تو جو آخری حصہ کو نجات دلائے گا۔ کیا اس کے ذریعہ نور محمدی کا اتمام نہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوحؑ میں فرماتے ہیں:۔

"میں خدا کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ اور میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

اب دیکھیے۔ حضرت مسیح موعود آخری نور ہیں آخری چیز پر ہی اتمام موقوف ہوتا ہے۔ پس آپ پر اتمام نور موقوف ہے۔

پھر مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق حدیث میں بھی آیا۔ یھلک اللّٰہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام۔ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۳۸) کہ خدا تعالیٰ اس کے زمانہ میں تمام مذاہب کو بجز اسلام کے ہلاک کر دیگا۔ کیا یہ اتمام نور محمدی نہیں۔ ماسوا اسکے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تحفہ گولڑویہ میں تحریر فرماتے ہیں

"یریدون لیطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔ اس آیت میں تصریح سے سمجھایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا۔ کیونکہ اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے۔"

اب مولوی محمد علی صاحب بتائیں۔ اگر اس آیت میں اتمام نور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تکمیل اشاعت ہدایت مراد نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی شریعت کے نزول کی تکمیل مراد ہے۔ تو پھر واللّٰہ متم نورہٖ کی آیت سے چودھویں رات۔ اور چودھویں صدی میں اتمام نور سے وہ کیا مراد لیں گے؟ افسوس مولوی محمد علی صاحب غور سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ نہیں کرتے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ کی مخالفت کے جوش میں جو دل میں آتا ہے لکھتے چلے جاتے ہیں۔

دلیل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالیٰ نے اگلی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کو پیش کر کے فرمایا۔ کہ مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ دین اسلام کا تمام ادیان پر غلبہ مسیح موعود کے زمانے میں مقدر ہے۔ غرض یہ آیت ظاہر کرتی ہے۔ کہ اس احمد رسول کے آنے کا ایسا زمانہ ہوگا۔ جب کل مذاہب ظاہر ہو جائیں گے۔ اور ایسے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ کہ اسلام کو کل ادیان پر غالب کیا جا سکے۔ وہ یہی زمانہ ہے۔ اس لئے مسیح موعود ہی احمد ہو سکتے ہیں۔

اعتراض نہم

یہ دلیل پڑھ کر مولوی محمد علی صاحب بڑے جوش میں آگئے۔ اور اناپ شناپ لکھنے کے بعد ذرا ٹھنڈے ہو کر سوال کرتے ہیں۔ کس مفسر نے یہ کہا ہے۔ کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔

الجواب

اس کے جواب میں یاد رکھیں۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعجاز احمدی صفحہ ۷ پر فرماتے ہیں

"مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ"

نیز تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ پر فرماتے ہیں:۔

"مسیح موعود اسم قمر کا متم نور ہے۔ اس لئے اسکی تجدید چودھویں رات سے مشابہت رکھتی ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کیونکہ اظہار تام اور اتمام نور ایک ہی چیز ہے۔"

پھر پرانے زمانہ میں خود مولوی محمد علی صاحب مفسر قرآن لکھتے ہیں:۔

"اس غلبہ کے متعلق جس کو مسیح موعود کی آمد کی غرض ٹھیرایا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ (ریویو آف ریلیجنز جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۱۳۴)

پھر تفسیر ابن جریر جلد ۲۵ صفحہ ۵۸ میں ہے۔ عن ابی ھریرۃ فی قولہ لیظھرہٗ علی الدین قال حین خروج عیسیٰ۔

حضرت ابوہریرہ سے آیت کے متعلق یہ قول منقول ہے۔ کہ یہ غلبہ خروج عیسیٰ کے وقت ہوگا۔

دلیل

ایک دلیل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس سے اگلی آیت ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم سے یوں پیش کی:۔

کہ وہ آنے والا رسول لوگوں کو کہے گا۔ کہ اے لوگو تم جو دنیا کی تجارت کی طرف جھکے ہوئے ہو۔ کیا میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں۔ جس کی وجہ سے تم عذاب الیم سے بچ جاؤ۔ یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ اس زمانہ میں تجارت کا بہت زور ہوگا۔ لوگ دین کو بھلا کر دنیا کی تجارت میں لگے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں دنیا کی تجارت کی اسی قدر کثرت ہے کہ پہلے زمانہ میں نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ان الفاظ میں بیعت لی۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔" (انوار خلافت صفحہ ۲۸-۲۹)

اعتراض

مولوی محمد علی صاحب اس دلیل کو تمسخر میں اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ہمیں یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ یہ باتیں انسانی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ صرف ایک بات کا انتظام میاں صاحب کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اب آئندہ دنیا کی تجارت بڑھنے نہ پائے۔ کیونکہ اگر بڑھ گئی۔ تو کل کو ایک شخص احمد نور اٹھ کر یہ نہ کہدے۔ کہ وہ احمد رسول تو میں ہوں۔ کیونکہ احمد کے ساتھ ان آیات میں نور بھی آیا ہے۔ اور میرے زمانہ میں تجارت اس قدر بڑھی ہے۔ کہ اس قدر تجارت پہلے دنیا میں کبھی نہیں ہوئی۔" (احمد مجتبیٰ صفحہ ۳۷)

الجواب

بالفرض اگر آئندہ تجارت بڑھ بھی جائے۔ تو کوئی مدعی خواہ احمد نور ہو یا کوئی اور محض ایک بات کو لیکر تو اپنے تئیں دعویٰ میں صادق ثابت نہیں کر سکتا۔ صادق مدعی کے لئے تو بے شمار دلائل صداقت جمع ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر تجارت بڑھ بھی جائے۔ تو کیا مسیح موعود علیہ السلام کے بغیر کوئی اتمام نور بھی کر سکتا ہے۔ لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ کا مصداق بھی اپنے تئیں ثابت کر سکتا ہے۔

افسوس مولوی صاحب نے کیسی بچوں کی سی باتیں لکھدی ہیں۔ حالانکہ ایک احمدی کا تو یہ ایمان ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے بعد اب سچائی کی ترقی ہوگی۔ اور دن بدن اسلام کو ترقی پر ترقی نصیب ہوگی۔ اب تو خدا تعالیٰ نے تمام بڑی بڑی قوموں کو جن کے ہاتھ میں دنیا کی بڑی تجارت ہے۔ خود ایک زبردست دھکا لگا دیا ہے۔ جس سے وہ سچائی کے نور کی طرف انشاء اللّٰہ رجوع کریں گی۔ مگر مولوی صاحب پر مایوسی چھائی ہوئی ہے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ آپ کے زمانہ میں جو تین سو سال ہے۔ اسلام کو کامل غلبہ دیا جائے گا۔ پس اب تجارت خواہ کتنی ترقی بھی کر جائے۔ کوئی مدعی نبوت اپنے تئیں اسمہ احمد کا مصداق ثابت کرنے کے لئے اسے دلیل نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ وہ باقی علامات اور تائیدات سماوی سے محروم ہوگا۔ کیونکہ اسمہ احمد کی پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحفہ گولڑویہ میں آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ سے متعلق قرار دے کر اس کا زمانہ ہزار ششم بتا چکے ہیں۔ اور صاف لکھ چکے ہیں۔ کہ اس کے آپ ہی مصداق ہیں۔ مگر پھر بھی مولوی صاحب ان آیات کی اس تفسیر پر تمسخرانہ انداز میں نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعویٰ کی تائید میں پیش کی گئی ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اعتراض دہم

مولوی محمد علی صاحب اسمہ احمد والی پیشگوئی سے اگلی آیت فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین پیش کر کے لکھتے ہیں۔ جاءھم جو ماضی کا صیغہ ہے۔ اس میں ضمیر اسی احمدؐ کی طرف جاتی ہے۔ جس کا ذکر اوپر پیشگوئی میں ہے۔ اور ماضی کا صیغہ دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ رسول آ گیا۔ (احمد مجتبیٰ صفحہ ۱۵)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ قرآن کریم میں بیسیوں جگہ آئندہ کی بات کو ماضی کے پیرایہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔" (انوار خلافت صفحہ ۴۰)

اس پر مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "میاں صاحب کو علم نہیں۔ کہ جب تک کوئی قرینہ صارفہ نہ ہو۔ ماضی کو مستقبل کے معنے میں نہیں لیا جا سکتا۔"

الجواب

یہ درست ہے۔ کہ ماضی کو ہر جگہ مستقبل کے معنوں میں نہیں لیا جا سکتا۔ اس کے لئے قرینہ صارفہ ہونا چاہیئے۔ سو اس کے لئے قرینہ صارفہ اگلی آیت ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ الکذب وھو یدعیٰ الی الاسلام ہے۔ نیز اس کے بعد کی آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ بھی قرینہ ہے۔ اس کو خود مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے متعلق بتا چکے ہیں۔ جس کا حوالہ اعتراض نہم کے جواب میں دیا جا چکا ہے علاوہ ازیں مولوی محمد علی صاحب ریویو آف ریلیجنز کی ایڈیٹری کے زمانہ میں لکھتے ہیں:۔

"مرزا غلام احمدؐ کون ہے۔ اس سوال کا جواب ہم قرآن کریم کے الفاظ میں دیتے ہیں۔ یاتی من بعدی اسمہ احمد" (ریویو جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

اب مولوی محمد علی صاحب بتائیں۔ انہوں نے کس قرینہ سے یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر چسپاں کی۔ اور یہ جواب دیا۔ جبکہ قرآن مجید آپ کے آجکل کے قول کے مطابق ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اس احمد رسول کے متعلق کہہ چکا تھا۔ کہ وہ آ چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے دورِ ثانی کے سال اوّل میں

مجاہدین تحریک جدید کے شاندار اضافے

تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اوّل کے جہاد میں شامل ہونے والوں کے متعلق جو خطبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا اور اپنی طرف سے سال اوّل کے لئے پانچہزار روپیہ عطا فرمایا۔ یہ حضور کے سال نہم کے اداشدہ عطیہ سے پونے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ اب خاندان نبوت اور دوسرے احباب کے شاندار اور قابل تعریف وعدے ذیل میں اس لئے شائع کئے جاتے ہیں کہ تحریک جدید کا ہر مجاہد اپنی قربانی اپنی مالی وسعت کے لحاظ سے نہایت شاندار اور قابل تعریف صورت میں اپنے امام کے حضور پیش کر کے خدا کے فضلوں کا وارث ہو۔

(۱) چوہدری غلام حسن صاحب سفید پوش محلہ دارالفضل تحریک جدید کے دور اول میں آپ نے اپنی طرف سے اپنی اہلیہ صاحبہ مرحومہ اور اپنے ... اللہ صاحب مرحوم کی طرف سے سال اول تا سال دہم ۴۳۰۰/- روپیہ پیش کیا تھا۔ حضور کا روح پرور خطبہ سننے کے بعد پیچھے قدم اٹھانے کو دل نہیں چاہتا۔ اس لئے تحریک جدید دور ثانی میں پانچہزار کا وعدہ جو دور اول سے ۱۶½ فی صدی اضافہ ہے پیش کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ رقم تین سال کے عرصہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ادا ہوگی۔ اگر اس دوران میں اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے حضور بلا لیا تو میرے ورثاء ذمہ دار ہوں گے کہ جو بقایا ہو۔ وہ تحریک جدید کو ادا کریں۔

(۲) صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب لکھتے ہیں۔ میرا دسویں سال کا وعدہ ۹۰/- تھا۔ اگر حضور نے فرمایا ہے کہ سال نہم کی بجائے سال دہم کی برابر یا اس سے بھی بڑھا کر زیادہ دے سکتے ہیں۔ اس لئے دور ثانی کے سال اول میں میری طرف سے ایک سو روپیہ اور محمودہ بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ صاحب) کی طرف سے ۶۵/- اور مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے ۱۵/- قبول فرمائیں۔ یہ رقم سال دہم سے بھی اضافہ کے ساتھ ہے۔ جزاک اللہ

(۳) سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دوسرے دور کے سال اوّل میں اپنی طرف سے دو سو روپیہ اور صاحبزادی امۃ المتین کی طرف سے بیس روپے کا وعدہ پیش کرتی ہوں۔ حضور قبول فرمائیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ یہ وعدہ سال دہم کے وعدے سے تیس فی صدی اضافہ کے ساتھ ہے۔ جزاکم اللہ۔

(۴) قاری محمد امین صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ نے سال دہم میں اپنی ایک ماہ کی آمد سے بھی قریباً پونے دوگنا چندہ دیا تھا۔ اب اس بھی بڑھا کر ۱۱۰/- روپے کا وعدہ پیش کرتے ہیں

(۵) بابو اکرام اللہ صاحب ابن بابو اکبر علی صاحب مرحوم خاکسار دور ثانی کے سال اول میں اپنے پہلے دور کے سال نہم کے برابر ایک صد روپیہ کا وعدہ پیش کرتا ہے اگرچہ خاکسار تحریک جدید کے پہلے دور میں چندہ دیتا رہا۔ مگر سال نہم سے قبل میری آمد برائے نام تھی یا پہلے سالوں میں تعلیم پاتا تھا۔ اس لئے میرے چندہ کی رقوم بہت کم ہیں۔ حضور نے پانچہزار سپاہیوں کی فہرست میں خاکسار کا وعدہ بھی علاوہ سال نہم کے قبول فرمائیں جو ۹۰/- ہے۔ خاکسار ۱۹۰/- پیش حضور کرتا ہے جزاک اللہ

(۶) صاحبزادہ میاں عباس احمد خاں صاحب وعدہ لکھاتے ہوئے دور اول کا ثواب لینے کے لئے میں سال دہم کے اضافہ کے ساتھ ۱۰۲/- روپیہ کا وعدہ حضور کے پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ میرے موجودہ حالات اس سے زیادہ کے نہیں مگر اس سے کم دینے کو دل نہیں چاہتا۔ اصل چیز تو اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ سے محبت زیادہ ہو اتنی ہی زیادہ قربانی بھی اسکی راہ میں قبول ہوتی ہے پس حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ارادے اور نیتوں کو پاک کرے اور اپنی محبت اس میں کوٹ کوٹ کر بھر دے۔

(۷) چوہدری عبدالکریم صاحب حلقہ مسجد مبارک خاکسار اپنی طرف سے ۲۶/۱۰/- اور اپنے بھائی عبداللطیف صاحب کی طرف سے ۲۶/۱۰/- پیش کرتا ہے۔ سال نہم کے مقابلہ میں یہ چار گنا اضافہ ہے

(۸) شیخ عبدالواحد صاحب واقف زندگی۔ دور ثانی کے سال اول میں خاکسار اپنا ۵۵/- اور اہلیہ صاحبہ کے ۲۰/- کا وعدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

(۹) ڈاکٹر احمد الدین صاحب محلہ دارالعلوم نے ... تحریک جدید کے دور ثانی کے سال اول میں ۵۴۰/- ... کا وعدہ فرمایا۔ باوجودیکہ یہ رقم ان کی ملازمت والی ہے اور ... پنشن پر ہیں مگر ان کے ایمان نے کمی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ جن کو توفیق بخشے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہوئے اس کی رضا حاصل کریں۔

(۱۰) شیخ ناصر احمد صاحب واقف زندگی۔ خاکسار ۳۶/- روپیہ کا وعدہ کرتا ہے جو سال دہم کے وعدہ سے اضافہ کے ساتھ ہے۔ حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔

ہر جماعت کے کارکن اور تحریک جدید کے سکرٹری مال [illegible]

مکھیوں کا سرمایہ شہد

چیونٹیوں کا سرمایہ دانے

مگر یہ جتنا بچا لیتی ہیں ٹھیک اتنا ہی باقی ہیں۔ وہ بھی کوئی چھین نہ لے۔

آپ کی تمام پونجی پر ۱۲ سال میں ۵۰ فیصدی اضافہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ

آپ نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس خریدیں

جو ۵، ۱۰، ۵۰، ۱۰۰، ۵۰۰، اور ۱۰۰۰ روپے پر فروخت ہوتے ہیں اور تین سال بعد آپ جب چاہیں انہیں بھنا کر اصل رقم مع جمع شدہ منافع کے حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ ایک روپیہ ۸ آنے یا ۴ آنے کے سیونگز سٹامپ خرید کر شہد کی مکھیوں کی طرح تھوڑا تھوڑا جمع کرتے جائیں اور پھر ان سٹامپ یا ٹکٹوں کے بدلے نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس حاصل کریں۔

یہ سرٹیفکیٹ اور سٹامپ دونوں حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹوں یا سیونگز بیورو یا ڈاک خانے سے آسانی سے مل سکتے ہیں

★ شہد کی مکھیوں سے بچانے کا سبق سیکھئے!

1257

مدر نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ۱۲/۹ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب سے بڑی قلتوں میں سے ایک

کاغذ

پیپر کنٹرول (ڈسٹری بیوشن) آرڈر کے ذریعے کس طرح کاغذ کی موجود مقدار ضروریات کے مطابق تقسیم کی گئی ہے۔

یہ کنٹرول آرڈر "پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر" کا ضمیمہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ اہم ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کاغذ کے غیر اہم صرف پر لازمی بندشیں عائد کی جائیں۔ "پیپر کنٹرول (ڈسٹری بیوشن) آرڈر" جاری کر کے حکومت نے غیر سرکاری صرف کے لئے کاغذ کی تمام موجودہ مقدار کو اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔ ضروری تفصیلات حاصل ہو جانے کے بعد کاغذ کی درآمد کرنے اور بنانے والوں کو ہدایات جاری کر دی جائیں گی کہ کس علاقے میں کتنا کاغذ بھیجا جائے تا کہ اہم ضرورتوں کیلئے کافی کاغذ مہیا ہوتا رہے۔

ان کنٹرول آرڈروں میں سے کسی نے بھی غیر سرکاری ضروریات کیلئے کاغذ کی فراہمی میں تخفیف نہیں کی بلکہ یہ اتنی ہی ہے جتنی کہ تھی۔ مگر انتہائی کفایت برتنے کی ضرورت اب بھی ویسی ہی شدید ہے۔

پیپر کنٹرول (ڈسٹری بیوشن) آرڈر ۱۹۴۴ء کی نقل مینیجر آف پبلیکیشنز، سول لائنز دہلی یا سرکاری مطبوعات بیچنے والے ایجنٹوں سے ایک آنے میں مل سکتی ہے۔

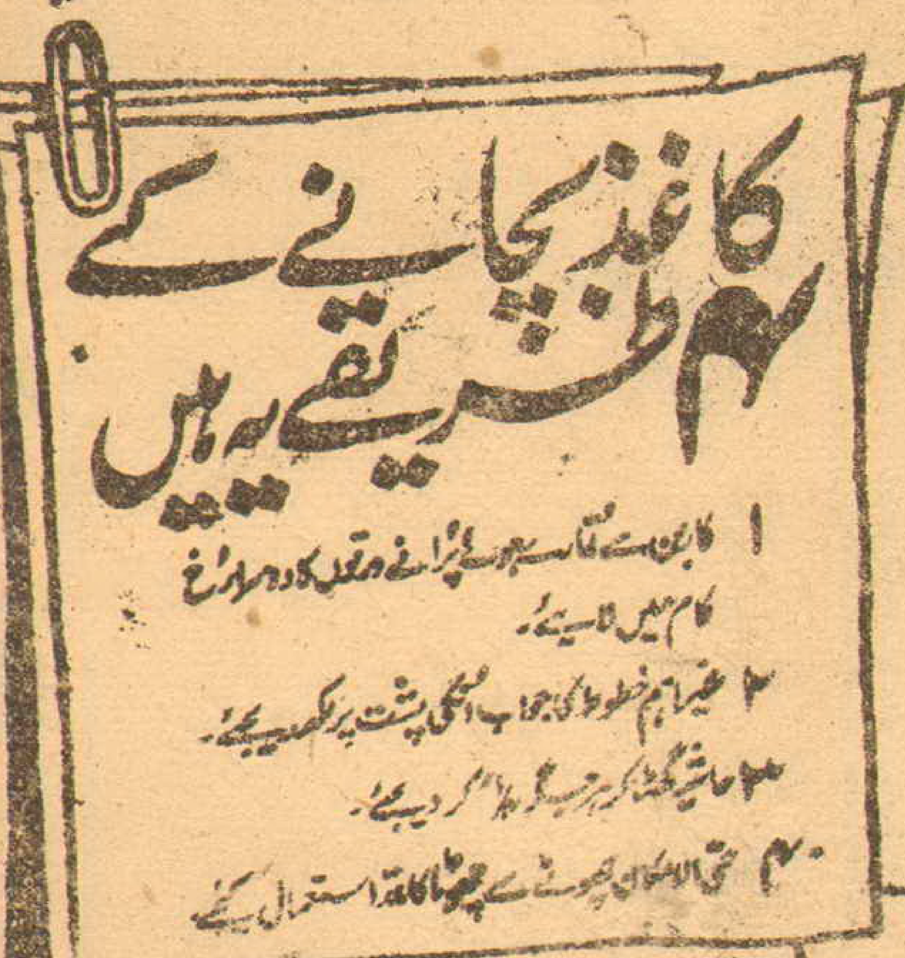

حالات سے باخبر رہیئے
کاغذ بچائیے

محکمہ اطلاعات و نشریات حکومت ہند نے شائع کیا۔

AAI 126

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فیروز پور ڈویژن میں حسب ذیل اسامیوں کے لئے ۲۶ دسمبر ۱۹۴۴ء تک مقررہ فارم پر (جو ایک روپیہ قیمت پر این۔ ڈبلیو۔ آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔) امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

نوعیت	عارضی اسامیاں
(۱) آفس کلرک (ڈویژنل آفس)	۲۰+۳۰ ویٹنگ لسٹ جن میں سے چالیس مسلمانوں کے لئے۔ تین سکھوں۔ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک اینگلو انڈین کے لئے مخصوص ہیں۔
(۲) لائن کلرک (سینئر سبارڈینیٹ آفسر اور راشننگ سیکشن)	۲۰+۴۸ ویٹنگ لسٹ۔ پچاس مسلمانوں اور چار سکھوں۔ پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

امیدواروں کو درخواست میں اس امر کی وضاحت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کس اسامی کے امیدوار ہیں۔

تنخواہ۔ چالیس روپیہ ماہوار ۳۰-۲½-۵۰-۲-۶۰ کے گریڈ میں علاوہ گرانی کے منظور شدہ الاونس کے۔ نیز رعایتی نرخوں پر راشن حاصل کرنے کا حق ہوگا۔

قابلیت۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس (بشرطیکہ نتیجہ ڈویژنوں میں مشتہر ہوتا ہو) یا سینئر کیمبرج یا اس کے برابر کا کوئی امتحان پاس ہو۔ جو امیدوار صرف چند نمبروں کی وجہ سے سیکنڈ ڈویژن میں نہیں آسکے۔ ان کے کیس پر بھی غور کیا جائیگا۔ عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان۔ گریجوایٹوں کے لئے ۲۸ سال تک تفاصیل کے لئے سیکرٹری کے نام ایسا لفافہ ارسال کریں۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور ایڈریس لکھا ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کیلئے بائیس ہزار روپیہ انعام

۲۲۰۰۰

مولوی محمد علی صاحب کی گذشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں۔ اس وقت سے ان کی خوشنودی اور مالی امداد حاصل کرنے کے لئے دیدہ دانستہ جان بوجھ کر ان کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے۔ نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افترا ہے"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کے یہی عقائد ابتدا میں تھے۔ اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہی کو آپ صحیح سمجھتے ہو۔ تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو دو سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں۔ حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کے کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ گئے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیال ہیں۔ ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں۔ اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔

ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپے کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ معہ شرائط حلف اردو انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۳ دسمبر۔ تیسری امریکن فوج کے جنرل پیٹن کے دستے ٹینک اور توپوں کی مدد سے جرمنی کے اہم صنعتی شہر سارلائن میں داخل ہو گئے۔ اڑھائی سو اتحادی طیارے اپنی فوج کے آگے آگے دشمن کے بچاؤ کے مورچوں پر دھواں دھار بم برسا رہے تھے۔ آدھی رات تک شہر کا بڑا حصہ دشمن سے صاف کیا جا چکا تھا۔ سار کے علاقہ میں یہ پہلا صنعتی شہر ہے جس پر قبضہ کیا گیا ہے یہاں کوئلے کی کئی اہم کانیں ہیں۔ سیگفرید لائن کے سامنے پہلی امریکن فوج نے اپنے مورچہ کو گیارہ میل چوڑا کر لیا ہے۔ اور جنوب میں وہ سارلوئی کے شہر میں داخل ہو چکی ہے جرمنوں نے پچاس ٹینکوں کے ساتھ جوابی حملہ کیا۔ جس سے اتحادی فوج کو آدھ میل پیچھے ہٹنا پڑا۔ دو ہفتے ہوئے پہلی امریکن فوج نے اپنا نیا حملہ شروع کیا تھا۔ اس عرصہ میں وہ چار جرمن ڈویژنوں کا صفایا کر چکی ہے۔ چھ سو اتحادی ہوائی جہازوں نے ڈرمسٹڈ میں تیل کے کارخانہ پر حملہ کیا۔ روہر کے علاقہ میں اب تک تیل کے دس کارخانوں کو نشانہ بنایا جا چکا ہے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ روسی فوجیں جنوبی ہنگری میں اب ایک ایسی جگہ پہنچ چکی ہیں۔ جہاں سے آسٹریا کی سرحد ۵۷ میل دور ہے۔ بڈاپسٹ سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ایک شہر پر قابض ہو چکی ہیں مشرقی چیکوسلواکیہ میں دریائے انڈوا کے کنارے روسی فوجیں اپنے مورچے کو چوڑا کرنے کے لئے گھمسان کی لڑائی لڑ رہی ہیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ کل ماسکو میں مرشل سٹالن نے جنرل ڈیگال سے ملاقات کی۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے موسیو مولوٹاف سے ملاقات کی۔

واشنگٹن ۳ دسمبر۔ امریکن ہوائی جہازوں نے جاپان کے شمال اور جنوب میں دشمن کی کئی چھاؤنیوں پر شدید حملے کئے اور کوریل اور والکانو کے جزائر کو نشانہ بنایا۔ جزیرہ لیٹے میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ انڈوچائنا اور جنوبی برما میں جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ پیدل دستوں نے چنڈون سے مانڈلے جانے والے تنگ رستہ پر بڑھنا شروع کر دیا ہے۔

لاہور ۳ دسمبر۔ پنجاب کو صوبائی خودمختاری ملنے کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے گی لیگ پارٹی کے سکرٹری نے اسمبلی کے سکرٹری کو ۳۲ ممبروں کی ایک فہرست بھیجی ہے کہ ان کے لئے مخالف بنچوں پر الگ جگہ مقرر کی جائے۔

کانڈی ۳ دسمبر۔ برطانی فوجوں نے مغربی برما میں دریائے چنڈون کو عبور کر لیا ہے۔

ماسکو ۳ دسمبر۔ روسی فوجوں نے وارسا کے رقبہ میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور چند مقامات پر دریائے وسچولا کو پار کر لیا ہے۔ بعض دستے مشرقی پرشیا میں میل بڑھ گئے ہیں

کراچی ۳ دسمبر۔ دو آریہ سماجی پنڈت اسلئے سکھر پہنچے تھے کہ ستیارتھ پرکاش پر عائد شدہ پابندی کے خلاف شورش پیدا کریں۔ مگر پولیس نے انہیں فوراً سندھ سے نکل جانے کا حکم دیا چنانچہ وہ پنجاب واپس پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۳ دسمبر۔ کل نواب ممدوٹ کی قیام گاہ پر پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس میاں عبدالعزیز صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور پارٹی کی قیادت کے لئے سردار شوکت حیات صاحب کو متفقہ طور پر منتخب کیا گیا۔ مگر سردار صاحب نے اعلان کیا کہ وہ نواب افتخار حسین صاحب آف ممدوٹ کے حق میں دست بردار ہوتے ہیں۔ چنانچہ نواب صاحب لیڈر، سردار شوکت حیات صاحب ڈپٹی لیڈر اور میاں نور اللہ صاحب سکرٹری منتخب ہوئے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ ایک نیا برطانی جنگی جہاز آب انداز کیا گیا ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق تفاصیل پردہ راز میں رکھی گئی ہیں۔ مگر یہ مسلّم ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی جنگی جہاز سطح آب پر نہیں۔

واشنگٹن ۳ دسمبر۔ امریکہ کی وزارت بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ پرل ہاربر کے المناک حادثہ سے جن افسروں کا تعلق رہا ہے ان میں کسی کے خلاف بھی کورٹ مارشل کے ذریعہ کوئی مقدمہ نہیں چلایا جائیگا۔ البتہ امریکن کمانڈر کو معزول کر دیا گیا ہے۔

یروشلم ۳ دسمبر۔ برطانی وزیر لارڈ موئین کے قتل کے سلسلہ میں اس وقت تک ۱۲۹ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ یہ اطلاع غلط ہے۔ کہ گرفتاریوں کی تعداد چھ سو تک پہنچ گئی ہے۔

ایتھنز ۳ دسمبر۔ انتہاء پسند تحریک کی نمائندگی کرنے والے یونان کے چھ وزراء مستعفی ہو چکے ہیں۔ یونان کے برٹش جنرل آفیسر کمانڈنگ کے اس فیصلہ کے خلاف بھی پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے یونان کی گوریلا فوجوں کو توڑنے کے احکام صادر کر دیئے گئے ہیں۔ گوریلا یونانی دستے کریٹ کے قریباً سارے جزیرہ کو جرمنوں سے آزاد کرا چکے ہیں۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان گورنمنٹ نے برما کے جاپانی کمانڈر انچیف کو تبدیل کر دیا ہے اور جنرل شوجیرو کی جگہ ماساکازو کو یہ عہدہ تفویض کیا گیا ہے۔

ڈبلن ۳ دسمبر۔ آئرش پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اٹلی کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ پونڈ بھیجے جائیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ چھ وزراء کے استعفے کے بعد ایتھنز کے گلی کوچوں میں ٹینک اور مسلح کاریں گشت کر رہی ہیں۔ کمیونسٹوں نے تمام ملک میں اودھم مچا رکھا ہے۔ اور اپنی ایک متوازی حکومت قائم کر لی ہے۔ جو باقاعدہ احکام جاری کرتی ہے۔ اس پارٹی کے پاس کافی روپیہ ہے۔ جو وہ پروپیگنڈا پر صرف کر رہی ہے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ مغربی چین میں جاپانی فوج کو زبردست کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ اور وہ صوبہ کوائی چاؤ کے دارالسلطنت کوائی یانگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ حکومت چین نے حکم دیا ہے کہ جن شہریوں کا یہاں رہنا ضروری نہیں۔ وہ فوراً نکل جائیں۔ اس شہر کے شمال میں چنکنگ واقع ہے۔ اور مغرب میں کنمنگ جو امریکن ہوائی فوجوں کا زبردست اڈہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ کی چینی فوج نہایت پژمردہ ہے اور بے دلی سے لڑ رہی ہے۔ اگر چینی دشمن کو روک نہ سکے تو امریکن ہوائی فوج کو سخت نقصان اٹھانا پڑے گا

واشنگٹن ۳ دسمبر۔ بھاری امریکن بم باروں نے ٹوکیو پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا جاپان کی صنعتی طاقت کو کچلنے کے لئے جو مہم شروع کی گئی ہے۔ یہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بمبار کافی تعداد میں ٹوکیو پر پہنچے اور صنعتی ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے کہ ان بم باروں نے بہت سے بھاری بم اور آتش افروز گولے پھینکے جن سے آگ بھڑک اٹھی۔ جزیرہ لیٹے میں آرموک کے علاقہ میں جاپانیوں نے جوابی حملے کئے۔ مگر وہ ناکام رہے

لنڈن ۳ دسمبر۔ اٹلی میں اتحادی فوجیں دریائے لیمان اور مانٹینے کے درمیانی علاقوں میں پھیل رہی ہیں۔ اور اب بولونیا جانے والے رستہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ مغربی محاذ پر نویں امریکن فوج آخن کے تنگ علاقہ کے لئے جو لڑائی لڑ رہی تھی اس میں بھاری کامیابی ہوئی ہے اور وہ الڈیکن کے شہر میں

اعلان

ایک مکان پختہ برلب سڑک ۵۰ فٹ نزد ریلوے سٹیشن واقعہ محلہ دارالبرکات شرقی قادیان جو کہ سات کمروں پر مشتمل ہے اور جس کے عقب میں ۲۰ فٹ کی گلی ہے قابل فروخت ہے۔ بجلی اور نلکا لگا ہوا ہے۔ کل رقبہ اڑھائی کنال ہے۔ خواہشمند احباب قیمت کا تصفیہ مجھ سے کریں۔

محمد عبداللہ کشمیری
احمدیہ ٹی سٹال قادیان

ضرورت

ایک بی۔ایس۔سی کیمسٹ یا ایم ایس سی کی ضرورت ہے۔ جس کو لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کے کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام **منیجر پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان** آنی چاہئیں۔

طبیہ عجائب گھر کا ایک خط

بنارس سے ایک معزز غیر احمدی ریلوے افسر لکھتے ہیں مبلغ تین روپیہ ارسال ہے۔ یہ سابقہ حساب ہے۔ روح نشاط آدھ سیر۔ محافظ شباب گولیاں دو سو۔ زعفران اعلیٰ ۴ تولہ۔ سبز چائے ۲ سیر جلد ارسال کریں۔ ان کا حساب نیا ہوگا۔ چھوٹا بچہ روبصحت ہے۔ سب ادویات حسب ہدایت اسکو دی جا رہی ہیں۔ روح نشاط دس روپے چھٹانک۔ محافظ شباب گولیاں ۴۰ گولیاں فی روپیہ۔ زعفران ۷ روپیہ تولہ۔ سبز چائے ۲ روپیہ سیر

مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah